# اتوار 2 جون، 2024

## مضمون۔ جان اور جسم

### سنہری متن: زبور 7: 9 آیت

---

"کاش کہ شریروں کی بدی کا خاتمہ ہو جائے پر صادق کو تُو قیام بخش کیونکہ خدائے صادق دلوں اور گردوں کو جانچتا ہے۔"

---

### جوابی مطالعہ: 1 سیموئیل 2 باب 1 تا 3، 8 تا 10 آیات

1۔ میرا دل خداوند میں مگن ہے۔ میرا سینگ خداوند کے طفیل سے اونچا ہے۔ میرا منہ دشمنوں پر کھل گیا ہے کیونکہ میں تیری نجات سے خوش ہوں۔

2۔ خداوند کی مانند کوئی قدوس نہیں کیونکہ تیرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں اور نہ کوئی چٹان ہے جو ہمارے خدا کی مانند ہو۔

3۔ اِس قدر غرور سے اَور باتیں نہ کرو اور بڑا بول تمہارے منہ سے نہ نکلے کیونکہ خداوند خدائے علیم ہے اور اعمال کا تولنے والا ہے۔

8۔ زمین کے ستون خداوند کے ہیں۔ اُس نے دنیا کو اُن پر ہی قائم کیا ہے۔

9۔ وہ اپنے مقدسوں کے پاؤں کو سنبھالے رہے گا پر شریر اندھیرے میں خاموش کئے جائیں گے کیونکہ قوت ہی سے کوئی فتح نہیں پائے گا۔

---

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، "سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ" میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

10۔ جو خداوند سے جھگڑتے ہیں وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔ وہ اُن کے خلاف آسمان میں گرجے گا۔ خداوند زمین کے کناروں کا انصاف کرے گا۔ وہ اپنے بادشاہ کو زور بخشے گا اور ممسوح کے سینگ کو بلند کرے گا۔

## درسی وعظ

## بائبل میں سے

### 1۔ احبار 26 باب 1 (میں ہوں)، 3، 6 (میں بخشوں گا) (تا:) آیات

1۔ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔

3۔ اگر تم میری شریعت پر چلو اور میرے حکموں کو مانو اور اُن پر عمل کرو۔

6۔ میں ملک میں امن بخشوں گا اور تم سوؤ گے اور تم کو کوئی نہیں ڈرائے گا۔

### 2۔ امثال 16 باب 1 تا 3، 6 (تا:)، 7، 9، 20 (اور) آیات

1۔ دل کی تدبیریں انسان سے ہیں لیکن زبان کا جواب خداوند کی طرف سے ہے۔

2۔ انسان کی نظر میں اُس کی سب روشیں پاک ہیں لیکن خداوند روحوں کو جانچتا ہے۔

3۔ اپنے سب کام خداوند پر چھوڑ دے تو تیرے سب ارادے قائم رہیں گے۔

6۔ شفقت اور سچائی سے بدی کا کفارہ ہوتا ہے۔

---

*بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ'' میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔*

7۔ جب انسان کی رَوِشیں خداوند کو پسند آتی ہیں تو وہ اُس کے دشمنوں کو بھی اُس کے دوست بناتا ہے۔

9۔ آدمی کا دل اپنی راہ ٹھہراتا ہے پر خداوند اُس کے قدموں کی راہنمائی کرتا ہے۔

20۔۔۔اور جس کا توکل خداوند پر ہے وہ مباک ہے۔

## 3۔ ملاکی 3 باب 1 (تا پہلی :)، 3، 5، 6 (تا؛)، 10 (امتحان کرو)، 18 آیات

1۔ دیکھ میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا۔

3۔ اور وہ چاندی کو تانے اور پاک صاف کرنے والے کی مانند بیٹھے گا اور بنی لاوی کو سونے اور چاندی کی مانند پاک صاف کرے گا تاکہ وہ راستبازی سے خداوند کے حضور ہدیے گزرانیں۔

5۔ اور میں عدالت کے لئے تمہارے نزدیک آؤں گا اور جادو گروں اور بدکاروں اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے خلاف اور اُن کے خلاف بھی جو مزدوروں کو مزدوری نہیں دیتے اور بیواؤں اور یتیموں پر ستم کرتے اور مسافروں کی حق تلفی کرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے مستعد گواہ ہوں گا رب الافواج فرماتا ہے۔

6۔ کیونکہ میں خداوند لا تبدیل ہوں۔

10۔۔۔اور اسی سے میرا امتحان کرو رب الافواج فرماتا ہے کہ میں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہوں کہ نہیں یہاں تک کہ تمہارے پاس اُس کے لئے جگہ نہ رہے۔

18۔ تب تم رجوع لاؤ گے اور صادق اور شریر میں اور خدا کی عبادت کرنے والے اور نہ کرنے والے میں امتیاز کرو گے۔

## 4۔ ملاکی 4 باب 2 (پر) (تا؛) آیت

بائبل کا یہ سبق پلینن فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، "سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ" میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

2۔۔۔۔ تم پر جو میرے نام کی تعظیم کرتے ہو آفتاب طالع ہو گا اور اُس کی کرنوں میں شفا ہو گی۔

## 5۔ متی 3 باب 1 تا 3، 5 تا 7، 10 (بھی) تا 13، 16، 17 آیات

1۔اُن دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے بیابان میں یہ منادی کرنے لگا کہ۔

2۔توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔

3۔یہ وہی ہے جس کا ذکر یسعیاہ نبی کی معرفت ہوا کہ بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو۔اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔

5۔اُس وقت یروشلیم اور سارے یہودیہ اور یردن کے سارے گردونواح کے سب لوگ نکل کر اُس کے پاس آئے۔

6۔اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے دریائے یردن میں اُس سے بپتسمہ لیا۔

7۔ مگر جب اُس نے بہت سے فریسیوں اور صدوقیوں کو بپتسمہ کے لئے اپنے پاس آتے دیکھا تو اُن سے کہا کہ اے سانپ کے بچو تم کو کس نے جتایا کہ آنے والے غضب سے بھاگو؟

10۔۔۔۔اب درختوں کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہوا ہے۔ پس جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔

11۔ میں تو تم کو توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے۔ میں اُس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

12۔ اُس کا چھاج اُس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا اور اپنے گیہوں کو تو کھتے میں جمع کرے گا مگر بوسے کو اُسی آگ میں جلائے گا جو بجھنے کی نہیں۔

13۔ اُس وقت یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس اُس سے بپتسمہ لینے آیا۔

16۔ اور یسوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا اور دیکھو اُس کے لئے آسمان کھل گیا اور اُس نے خدا کے روح کو کبوتر کی مانند اُترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا۔

17۔ اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔

## 6۔ متی 4 باب 1، 3 (تا دوسری)، 9 (سب) تا 11، 17 آیات

1۔ اُس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تا کہ ابلیس سے آزمایا جائے۔

3۔ اور آزمانے والے نے پاس آ کر اُس سے کہا اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو فرما کہ یہ پتھر روٹیاں بن جائیں۔

9۔ اور اُسے کہا اگر تُو جھک کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔

10۔ یسوع نے اُس سے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تُو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔

11۔ تب ابلیس اُس کے پاس سے چلا گیا اور دیکھو فرشتے آ کر اُس کی خدمت کرنے لگے۔

17۔ اُس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔

## 7۔ متی 15 باب 30، 31 آیات

*بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ'' میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔*

30۔اور ایک بڑی بھیڑ لنگڑوں، گونگوں، اندھوں، ٹنڈوں اور بہت سے اَور بیماروں کو اپنے ساتھ لے کر اُس کے پاس آئی اور اُن کو اُس کے پاؤں میں ڈال دیا اور اُس نے اُنہیں اچھا کر دیا۔

31۔ چنانچہ جب لوگوں نے دیکھا کہ گونگے بولتے، ٹنڈے تندرست ہوتے اور لنگڑے چلتے پھرتے اور اندھے دیکھتے ہیں تو تعجب کیا اور اسرائیل کے خدا کی تمجید کی۔

## 8۔ لوقا 13 باب 23تا25(تا:)، 27، 28(تا پہلی)، 30 آیات

23۔اور کسی شخص نے اُس سے پوچھا کہ اے خداوند! کیا نجات پانے والے تھوڑے ہیں؟

24۔اُس نے اُن سے کہا جانفشانی کرو کہ تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور نہ ہو سکیں گے۔

25۔جب گھر کا مالک اُٹھ کر دروازہ بند کر چکا ہو اور تم باہر کھڑے ہو کر دروازہ کھٹکھٹا کر یہ کہنا شروع کرو کہ اے خداوند! ہمارے لئے کھول دے۔

27۔ مگر وہ کہے گا میں تم سے کہتا ہوں کہ میں نہیں جانتا تم کہاں کے ہو۔اے ریاکارو! تم سب مجھ سے دور ہو۔

28۔وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا۔

30۔اور دیکھو بعض آخر ایسے ہیں جو اول ہوں گے اور بعض اول ایسے ہیں جو آخر ہوں گے۔

## 9۔ 2 پطرس 3 باب 17، 18 آیات

*بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ''میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔*

17۔ پس اے عزیزو! چونکہ تم پہلے سے آگاہ ہو اِس لئے ہوشیار رہو تا کہ بے دینوں کی گمراہی کی طرف کھِنچ کر اپنی مضبوطی کو نہ چھوڑ دو۔

18۔ بلکہ ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جاؤ۔

# سائنس اور صحت

## 1۔ 103: 18۔23 (تا پہلی)، 29۔32

جیسے کہ کرسچن سائنس میں نام دیا گیا ہے، حیوانی مقناطیسیت یا علم نومیات غلطی یا فانی عقل کے لئے خاص اصطلاح ہے۔ یہ ایک جھوٹا عقیدہ ہے کہ عقل مادے میں ہے اور کہ یہ اچھائی اور برائی دونوں ہے؛ کہ بدی اچھائی جتنی حقیقی اور زیادہ طاقتور ہے۔ اس عقیدے میں سچائی کی ایک بھی خصوصیت نہیں ہے۔

حقیقت میں کوئی فانی عقل نہیں ہے، اور نتیجتاً فانی خیال اور قوت ارادی کی منتقلی نہیں ہے۔ زندگی اور ہستی خدا ہیں۔

## 2۔ 102: 1۔8

حیوانی مقناطیسیت کی کوئی سائنسی بنیاد نہیں ہے، کیونکہ جو کچھ حقیقی، ہم آہنگ اور ابدی ہے اُس سب پر خدا حکمرانی کرتا ہے اور اُس کی طاقت حیوانی ہے نہ انسانی، سائنس میں حیوانی مقناطیسیت، تنویم یا علم نومیات محض ایک نفی ہے، جو نہ ذہانت، طاقت رکھتی ہے اور نہ حقیقت، اور ایک لحاظ سے یہ نام نہاد فانی عقل کا ایک غیر حقیقی نظریہ ہے۔

## 3۔ 18-13:104

کرسچن سائنس ذہنی عمل کے پیندے تک جاتی ہے، اور اثباتِ عدل الٰہی کو ظاہر کرتی ہے جو پورے الٰہی عمل کی درستگی کی طرف اشارہ کرتی ہے، جیسے کہ الٰہی عقل کا اجرا اور نتیجہ مخالف نام نہاد عمل کی غلطی ہوتا ہے، بدی، سحر پرستی، جادو گری، تنویم، حیوانی مقناطیسیت، علم نومیات۔

## 4۔ 31-4:192

ہم صرف تبھی کرسچن سائنسدان ہیں، جب ہم اُس پر سے اپنا انحصار ترک کرتے ہیں جو جھوٹا اور سچائی کو نگلنے والا ہو۔ جب تک ہم مسیح کے لئے سب کچھ ترک نہیں کرتے تب تک ہم مسیحی سائنسدان نہیں بنتے۔ انسانی آراء روحانی نہیں ہوتیں۔ وہ کان کے سننے سے آتیں ہیں، یعنی جسم سے آتی ہیں نہ کہ اصول سے، اور فانی سے آتی ہیں نہ کہ لافانی سے۔ روح خدا سے الگ نہیں ہے۔ روح خدا ہے۔

---

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

سر گرداں طاقت مادی یقین ہے، اندھی قوت کا دیا ہوا غلط نام، حکمت کی بجائے مرضی، لافانی کی بجائے فانی عقل کی پیداوار ہے۔ یہ سرِ اول موتیا ہے، بھسم کرنے والی آگ کا شعلہ ہے، طوفان کی سانس ہے۔ یہ گرج چمک اور طوفان ہے، یہ وہ سب ہے جو خود غرضی، بدکاری، بے ایمانی اور ناپاکی ہے۔

اخلاقی اور روحانی شاید روح سے تعلق رکھتے ہیں، جو ”ہوا کو اپنی مٹھی“ میں جمع کر لیتا ہے؛ اور یہ تعلیم سائنس اور ہم آہنگی کے ساتھ یکجا ہوتی ہے۔ سائنس میں، خدا کے مخالف آپ کوئی قوت نہیں رکھ سکتے، اور جسمانی احساسات کو ان کی جھوٹی گواہی سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ نیکی کے لئے آپ کے رسوخ کا انحصار اس وزن پر ہے جو آپ درست سکیل پر ڈالتے ہیں۔ جو نیکی آپ کرتے ہیں اور ظاہری جسم آپ کو محض قابلِ حصول قوت فراہم کرتے ہیں۔ بدی کوئی طاقت نہیں ہے۔ یہ طاقت کا تمسخر ہے جو جلد ہی اپنی کمزوری کو دھوکہ دیتا اور کبھی نہ اٹھنے کے لئے گر جاتا ہے۔

الٰہی مابعدالطبیعات کے فہم میں ہم ہمارے مالک کے نمونے کی پیروی کرتے ہوئے محبت اور سچائی کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ مسیحت حقیقی شفا کی بنیاد ہے۔ بے لوث محبت کے معاملے میں انسانی سوچ جو کچھ بھی اپناتی ہے وہ براہ راست الٰہی قوت پا لیتی ہے۔

## 5۔ 20-11:239

بدکار شخص اپنے نیک پڑوسی کا حاکم نہیں ہے۔ یہ بات سمجھی جانی چاہئے کہ غلطی کی کامیابی سچائی کی شکست ہے۔ کرسچن سائنس کا اصولی قول کلام میں سے ہے: ”شریر اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکردار اپنے خیالوں کو۔“

ہماری ترقی کا تعین کرنے کے لئے، ہمیں یہ سیکھنا چاہئے کہ ہماری ہمدردیاں کہاں ہیں اور ہم کسے بطور خدا قبول کرتے اور اُس کی تابعداری کرتے ہیں۔ اگر الٰہی محبت ہمارے نزدیک تر، عزیز تر اور زیادہ حقیقی ہوتی جاتی ہے، تو مادا روح کے حوالے ہو رہا ہے۔

## 6۔ 240 :18۔32

جیسے جیسے وقت گزرتا ہے بشر نیکی یا بدی کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں۔ اگر بشر آگے بڑھنے والے نہیں ہیں، تو گزشتہ ناکامیاں تب تک دوہرائی جاتی رہیں گی جب تک کہ تمام تر غلط کام ختم نہیں ہو جاتے یا ٹھیک نہیں ہو جاتے۔ اگر فی الحال غلط کام سے مطمین ہیں، تو ہمیں اِس سے نفرت کرنا سیکھنا ہوگا۔ اگر فی الحال سُستی سے مطمین ہیں، تو ہمیں اِس سے غیر مطمین ہونا ہوگا۔ یاد رکھیں کہ انسان جلد یا بدیر، خواہ دُکھوں کی بدولت یا سائنس کی بدولت، غلطی پر آمادہ ہو جائیں گے کہ اِسے زیر ہونا ہے۔

فہم کی غلطیوں کو کالعدم کرنے کی کوشش میں کسی بھی شخص کو مکمل اور منصفانہ طور پر انتہائی انمول قیمت ادا کرنا ہوگی جب تک کہ ساری غلطی مکمل طور پر سچائی کے ماتحت نہ لائی جائے۔ گناہ کی مزدوری ادا کرنے کے الٰہی طریقہ کار میں کسی شخص کی گتھیوں کو سلجھانا اور اِس تجربے سے یہ سیکھنا شامل ہے کہ فہم اور جان کو کیسے الگ الگ کرنا چاہئے۔

## 7۔ 241 :23۔5

ایمان سے آگے، کسی شخص کا مقصد سچائی کے نقش قدم کو ڈھونڈنا ہونا چاہیے جو صحت اور پاکیزگی کی راہ ہے ہمیں حوریب کی چوٹی تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے جہاں خدا ظاہر ہوتا ہے؛اور روحانی عمارت کے کونے کے سرے کا پتھر پاکیزگی ہے۔روح کا بپتسمہ، بدن کی ساری ناپاکی کو دھونا،اس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ پاک دل خدا کو دیکھتے ہیں اور وہ روحانی زندگی اور اُس کے اظہار تک پہنچ رہے ہیں۔

''اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا آسان ہے''اِس سے کہ گناہ آلودہ عقائد آسمان کی بادشاہی، ابدی ہم آہنگی میں داخل ہوں۔معافی، روحانی بپتسمہ،اور نئی پیدائش کے وسیلہ بشر اپنے لافانی عقائد اور جھوٹی انفرادیت کو اتار پھینکتے ہیں۔یہ بس وقت کی بات ہے کہ ''چھوٹے سے بڑے تک وہ سب مجھے (خدا کو) جانیں گے۔''

## 8۔ 19:254(دی)۔32

۔۔۔انسانی خودی کو انجیلی تبلیغ ملنی چاہیے۔آج خدا ہم سے اِس کام کو قبول کرنے کا اور جلدی سے عملی طور پر مادی کو ترک کرنے اور روحانی پر عمل کرنے کا مطالبہ کرتا ہے جس سے بیرونی اور اصلی کا تعین ہوتا ہے۔

اگر آپ غلطی کی خاموش سطح پر ہی قیاس آرائی کرتے ہیں اور غلطی کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں، تو پھر پانی کو ہلانے کے لئے کیا ہے؟ غلطی کے بہروپ کو بے نقاب کرنے کے لئے کیا ہے؟

اگر آپ ہمیشہ مشتعل مگر سچائی کے صحتمند پانی پر چھال پھینکتے ہیں، تو آپ کو طوفانوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔آپ کی نیکی کو بدی کہا جائے گا۔یہ ہی صلیب ہے۔اِسے اٹھائیں اور برداشت کریں، کیونکہ اِسی کی بدولت آپ فتح پاتے اور تاج پہنتے ہیں۔زمین پر مسافر ہو، آسمان تمہارا گھر ہے؛اجنبی ہو، خدا کے تم مہمان ہو۔

---

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ''میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

# روزمرہ کے فرائض

منجاب میری بیکر ایڈی

## روزمرہ کی دعا

اس چرچ کے ہر رکن کا یہ فرض ہے کہ ہر روز یہ دعا کرے: ”تیری بادشاہی آئے؛“ الٰہی حق، زندگی اور محبت کی سلطنت مجھ میں قائم ہو، اور سب گناہ مجھ سے خارج ہو جائیں؛ اور تیرا کلام سب انسانوں کی محبت کو وافر کرے، اور اُن پر حکومت کرے۔

*چرچ مینوئیل، آرٹیکل VIII، سیکشن 4۔*

## مقاصد اور اعمال کا ایک اصول

نہ کوئی مخالفت نہ ہی کوئی محض ذاتی وابستگی مادری چرچ کے کسی رکن کے مقاصد یا اعمال پر اثر انداز ہونے چاہئیں۔ سائنس میں، صرف الٰہی محبت حکومت کرتی ہے، اور ایک مسیحی سائنسدان گناہ کو رد کرنے سے، حقیقی بھائی چارے، خیرات پسندی اور معافی سے محبت کی شیریں آسائشوں کی عکاسی کرتا ہے۔ اس چرچ کے تمام اراکین کو سب گناہوں سے، غلط قسم کی پیشن گوئیوں، منصفیوں، مذمتوں، اصلاحوں، غلط تاثرات کو لینے اور غلط متاثر ہونے سے آزاد رہنے کے لئے روزانہ خیال رکھنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے۔

*چرچ مینوئیل، آرٹیکل VIII، سیکشن 1۔*

## فرض کے لئے چوکسی

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

اس چرچ کے ہر رکن کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر روز جارحانہ ذہنی آراء کے خلاف خود کو تیار رکھے، اور خدا اور اپنے قائد اور انسانوں کے لئے اپنے فرائض کو نہ کبھی بھولے اور نہ کبھی نظر انداز کرے۔ اس کے کاموں کے باعث اس کا انصاف ہو گا، وہ بے قصور یا قصوار ہو گا۔

*چرچ مینوئیل، آرٹیکل VIII، سیکشن 6۔*

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔